یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَکُمْ

مسلک اہل حدیث کا داعی اور جمعیۃ اہل حدیث ہند کا نقیب

ترجمان دہلی

پندرہ روزہ

مدیر
حافظ محمد یوسف
معاون مدیر
محمد سلیمان صابر

جلد ۵ | یکم جنوری ۱۹۸۴ء | شمارہ ۱

آخری تحفۂ رسول

مرض الموت میں آپؐ کا آخری پیغام یہ تھا

اِقْرَأْ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ غَابَ مِنْ اَصْحَابِیْ
وَمَنْ تَبِعَنِیْ عَلٰی دِیْنِیْ مِنْ یَوْمِیْ ھٰذَا
اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ

اے میرے صحابیو! جو میرے صحابہ اس وقت یہاں نہیں انہیں میرا آخری سلام پہنچا دینا اور انہیں بھی میرا سلام کہہ دینا جو میری اُمّت کے لوگ میرے بعد آئیں گے اور میری تابعداری کرینگے آج سے لیکر قیامت تک: (خطبات محمدی)

غیر ممالک سے سالانہ ... ڈالر

سالانہ چندہ پندرہ روپے

بقلم: مختار احمد سلفی(?)، صدر مدرس دارالقرآن والحدیث اسلام آباد(?) [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نکلا فاران کی چوٹی سے کرم کا سورج

"وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ"

حق و باطل کی اس ابتدائی کشمکش میں ہزاروں پیغمبر آئے اور گزر گئے۔ اب نبوت کا قرعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام نکلا(?) اور آپ ایسے وقت دنیا میں تشریف لاتے ہیں جب پوری نسل انسانی شیطانوں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنی ہوتی ہے۔ آپ ظہور پذیر ہوتے ہی حق کی طرف دعوت دینے لگتے ہیں اور خالق کائنات کے نمایاں انعامات و احسانات یاد دلا کر لوگوں کو اسی کی عبادت اور بندگی پر آمادہ کرتے ہیں۔ آپ کی اس تحریک پر جہاں مستوں نے لبیک کہا وہیں بہت سے دوسرے لوگوں نے شدید مخالفت پر کمر باندھ لی اور آپ کو ستانا شروع کیا مگر تائید الٰہی آپ کے ساتھ تھی اس لئے تبلیغ و اشاعت دین الٰہی میں آپ کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی لیکن دشمنان خدا کی مسلسل کینہ و ذلیل حرکتوں نے اس نقیب صداقت و اخلاق کو سولی پر لٹکا دینا چاہا لیکن خدائے ذوالجلال نے بچتے ہی(?) ان کو آسمان پر اٹھا لیا۔ آپ کے جاتے ہی پوری قوم کی حالت بدل گئی۔ ان کے دل و دماغ آپ کے زریں اقوال و پاکیزہ ہدایت کی یاد سے خالی ہو گئے۔ بلکہ ان کی ہوا پرستی نے الہامی کتاب کو داستان پارینہ بنا کر رکھ دیا اور وہ امت عیسیٰ جس کو کشتی آدم کی ناخدائی کے لئے منتخب کیا گیا تھا خود غرضی اور نفس پرستی کے طوفان میں اس طرح بہہ گئی کہ اس کے عقائد کا سفینہ خود ساختہ چٹانوں ہی سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا اور دنیائے ہستی میں ٹھوکریں کھاتے کھاتے انجیل بھی ان کے ہاتھوں سے چھوٹ گئی حتی کہ تین خداؤں کی پرستش پر اتر آئے، ادھر امت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ حال تھا اور دوسری طرف عرب و عجم کی تمام دنیا بد عقیدگی میں سر تا پا آلودہ تھی، ایرانیوں نے آگ کو خدا بنا لیا تو عرب بتوں کی پوجا کرنے لگے اور ہندوستان نے ہزاروں(?) خداؤں کی خدائی کا ڈنکا بجا دیا(?) اور ضلالت و جہالت کی مہیب تاریکیوں کا تسلط لوگوں کے سیاہ و تاریک دل پر اس طرح ہوا کہ روشنی کے واسطے ایک بھی ایمان کی شمع باقی نہ رہی، یعنی خدا کا نام لیوا نہ تھا۔

ایسے میں دنیائے انسانیت مجسم اضطراب بن کر اس مصلح اعظم اور سرور کائنات کا انتظار کرنے لگی جن کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دست دعا دراز کیا تھا اور حضرت عیسیٰ بن مریم نے جن کی بشارت اور خوشخبری دی تھی۔ اس گوہر نایاب(?) خلیل اور نوید مسیح کی جستجو میں آفتاب دن بھر سرگرداں رہتا اور ماہتاب ستاروں کو لئے رات بھر اس کے استقبال کے لئے چشم براہ رہتا۔

محترم قارئین! آپ نے دیکھا ہوگا کہ ابر سیاہ آفاق پر اپنی قبائیں تان لیتا ہے تو ایسا نہیں ہوتا کہ ہمیشہ کے لئے ظلمت و تاریکی دنیا کا مقدر بن جائے بلکہ [illegible] کی گرمی ابر کثیف کو پگھلا کر ایک طرف دنیا والوں کے لئے باران رحمت بنا دیتی ہے اور دوسری طرف آفاق کی پیشانی پہلے سے زیادہ روشن اور شفاف کر چھوڑتی ہے بالکل اسی طرح جب دنیائے انسانی کے سطح پر جہل و ضلالت کی تاریکیاں چھا جاتی ہیں اور باطل کا زبردست ہاتھ انسانوں کے متاع دنیا پر قبضہ کر لیتا ہے تو اس وقت خدا کی رحمت جوش میں آتی ہے اور انسانی ہدایت کے لئے ان بندوں کو منتخب فرماتا ہے جو اپنی ذات اور صفات سے ظلمت و جہل و ضلالت میں روشنی پھیلائیں اور سراج منیر بن کر باطل کی ہر تاریکی کو مٹا دیں چنانچہ عالم انسانیت پر ایسا ہی ظلم اور تاریکیوں کا دور تھا کہ مکہ میں ایک یتیم پیدا ہوتا ہے جس نے باپ کا چہرہ نہیں دیکھا اور ماں کا سایہ بھی بچپن کی دہلیز تک سر پر رہا مگر مشیت اسی بے سہارا در یتیم پر ناز کرتی تھی۔

خدا رب العالمین ہے اور یہ رحمۃ للعالمین ہدایت الٰہی کی تکمیل اسی کی ذات سے ہونے والی ہے یہی سلسلۂ انبیاء و رسل کی آخری کڑی اور سعادت انسانی کا ابدی خزانہ(?) ہے۔ ولادت باسعادت کے بعد آپ کا اسم مبارک محمد تجویز کیا گیا۔ رفتہ رفتہ آپ کے ظاہر و باطن کی پوری پاکیزگی کے ساتھ منظر عام پر آئے۔ آپ کے اخلاق حسنہ میں لوگوں نے مقناطیسی کشش پائی۔ آپ کی نورانی پیشانی لات و منات کے ناپاک قدموں میں نہیں بلکہ رب کعبہ کی دہلیز پر سجدہ ریز ہوتی ہے۔ آپ کا دل اتنا ہمدرد تھا(?) [illegible] نجات اخروی کے لئے روز و شب سیماب کی طرح مضطرب رہا کرتے تھے۔ اور اہل دنیا کی سلامتی کے لئے ہر پر فتن ماحول میں [illegible] بن جاتے تھے گفتگو کے وقت آپ کے [illegible] سے پھول جھڑتے تھے جن کی خوشبو آج تک ذخیرۂ احادیث کی شکل میں محفوظ ہے اور تا قیامت محفوظ رہے گی۔ خداوند قدوس نے تمام ظاہری و باطنی خوبیوں سے آپ کی ذات اقدس کو مزین کر دیا تھا۔ آپ کی صحبت خاک کو اکسیر بنا دیتی تھی۔ آپ کی کار گہ نبوت سے لوگوں کے آئینۂ دل صیقل ہو جاتے تھے۔ آپ نے انسانیت کو قعر مذلت سے نکال کر اوج کمال پر پہنچا دیا اور انسانی حق و صداقت کے معیار کو بلند کر کے خالق و مخلوق کے درمیان تعلق کا صحیح راستہ متعین کر دیا۔ انہیں معلوم تھا کہ یہی راہ حق کی خاطر [illegible] اور خار دار راہوں سے گزرنا ہے طاغوتی طاقتوں کا بھرپور [illegible] مقابلہ کرنا ہے، قوم کو ذلت کی عمیق ترین پستیوں سے نکال کر ثریا کی رفعت و بلندی سے ہمکنار کرنا ہے۔

لہٰذا جب آپ نے فاران کی چوٹی سے اعلان حق و صداقت بلند کیا اور باطل قوتوں کی استیصال کے لئے علم جہاد لہرایا تو غیروں نے کوئی رواداری نہیں برتی بلکہ آپ کے درپے آزار ہو گئے اور مصائب و آلام کا پہاڑ توڑ دیا۔ آپ کو [illegible] دیوانہ پاگل کہا۔ اسلام کے شیدائیوں اور فداکاروں کو طرح طرح سے ستایا، دکھ پہنچایا اور ان پر زمین تنگ کر دیا مگر آپ احکام الٰہی لوگوں کو پہنچاتے رہے۔ کیونکہ وہ [illegible] نہیں تھے۔ اگر آپ دنیاوی جاہ و حشم کے طالب ہوتے تو آپ کا لایا ہوا دین مکہ کی گلیوں اور عرب کے ریگستانوں سے آگے نہ بڑھتا۔

مگر زمانے نے دیکھا کہ عبداللہ کے اس در یتیم کا لایا ہوا دین حق و صداقت دنیا کے کونے کونے میں پھیل گیا اور مختلف اقوام و ملل کے افراد نے آپ کا کلمہ پڑھا جن کے پیام سے انسانیت اپنے آپ کو انسان کہلانے کا حقدار ہو گیا اور آپ دین اسلام کی تکمیل کر کے اپنے معبود حقیقی سے جا ملنے کی تیاری کرنے لگے تو اللہ نے اعلان کر دیا۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

مگر آپ کے بعد خارجی و داخلی فتنوں نے سر اٹھایا، طاغوتی طاقتوں اور شیطانی عناصر نے اسلام کی شمع فروزاں کو گل کر دینے کے لئے نئی راہ نکالی جبر و قدر اور اعتزال کے فتنوں کا نیا سلسلہ کھڑا کر دیا، عقل پرستوں اور ہوس رانوں کی جماعت نے من گھڑت احادیث وضع کر کے اپنی دنیا بنانے کے لئے چور دروازہ کھول دیا اور اسلام کے مانند شفاف چشمے کو اپنے گندے افکار و نظریات سے مکدر کر دیا۔

ایسے وقت میں اللہ کی رحمت خاص سے محدثین کی مقدس جماعت پیدا ہوئی جنہوں نے اپنی انتھک اور مسلسل جد و جہد سے کارہائے نمایاں انجام دیئے جس پر زمانہ انگشت بدنداں ہے۔ ان پاکیزہ نفوس کے خلوص اور مساعی جمیلہ سے حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس اقوال صحیح سند سے امت کو ملے۔ جس سے امت مسلمہ میں قدرے سدھار پیدا ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو عروج و ارتقاء کی منزل پر گامزن کرے (آمین)

غیبت، چوری، جھوٹ، شراب، مکاری، دھوکہ، ڈاکہ، رہزنی، اور ہر قسم کے گناہ سے ہر مسلمان کو بچنا بہت ضروری ہے۔

(ادارہ)

پندرہ روزہ ... دہلی

مورخہ یکم جنوری ۱۹۸۴ء

مشرق وسطیٰ کا سانحہ

لبنان سے تنظیم آزادی فلسطین (پی ایل او) کے لیڈر یاسر عرفات اور ان کے وفادار سپاہیوں کا انخلاء مشرق وسطیٰ کا سب سے بڑا سانحہ ہے۔ افسوس اس کا ہے کہ یہ انخلاء اسرائیل یا کسی بیرونی طاقت کے دباؤ کی بنا پر نہیں، بلکہ خود انہوں نے بیوفائی کی ادا سی وجہ سے یہ انخلاء عمل میں آیا۔ پی۔ ایل۔ او کے دو دھڑے گروپ اپنے تنازعات باہمی گفت و شنید کے ذریعے طے نہ کر سکے نتیجے میں جنگ شروع ہو گئی اور توپوں اور مشین گنوں کے رخ جو اسرائیلیوں کی طرف ہونے چاہئے تھے خود اپنے ہی آدمیوں کی طرف کر دئے گئے۔ شاید یہ تصادم نہ ہوتا لیکن شام نے جو کہ شروع سے اپنی مصلحتیں رکھتا ہے دونوں گروپوں کو ملنے نہ دیا اور ایک گروپ کو بھاری ہتھیاروں سے مسلح کر کے یاسر عرفات کے وفاداروں پر حملے کرائے۔ یاسر عرفات اور ان کے آدمی پہلی بار اسرائیلی حملوں کے دباؤ کے نتیجہ میں پہلی بار بیروت سے نکلے تھے اور اس مرتبہ خود شام کے زیر اثر فلسطینیوں کے باغی گروپ نے انہیں طرابلس (الطرابلس مشرق) چھوڑنے کے لئے مجبور کیا۔

دوسرے الفاظ میں شام نے اپنے زیر اثر فلسطینیوں کو مدد دے کر وہ سب کچھ کرایا جو اسرائیل چاہتا تھا۔ اس انخلاء کے بعد فلسطینیوں کا کیا بنے گا وہ کس طرح اسرائیل کے خلاف اپنی جد وجہد کو جاری رکھ سکیں گے اور کس طرح اپنے وطن میں واپس پہونچیں گے اس سے قطع نظر سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کیا عرب ممالک خود کو ان سازشوں سے محفوظ رکھ سکیں گے جو ان کے خلاف مغربی ممالک کر رہے ہیں۔

فلسطینیوں کے انخلاء کے بعد اسرائیل کے حوصلے بڑھ گئے ہیں اس کا ایک ثبوت اس کا یہ اعلان ہے کہ فی الحال لبنان سے اسرائیلی فوجوں کی واپسی کا کوئی سوال نہیں ہے یہی نہیں وہ لبنان کے جنوبی حصہ پر اپنی گرفت کو اور مضبوط کر رہا ہے تاکہ لبنان میں چھاپہ ماروں کے حملوں سے اس کے فوجیوں کو جو زبردست جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے اس میں کمی واقع ہو سکے یہی نہیں اس کے جنگی طیاروں نے اب شام کے زیر کنٹرول علاقوں پر بمباری شروع کر دی ہیں اور متعدد بار شامی مورچوں کو بمباری کا ہدف بنایا گیا ہے شامی مورچوں اور شام کے زیر کنٹرول علاقوں پر اسرائیلی طیاروں کے یہ حملے درحقیقت شام کو اس کی بزدلی کمزوری اور غداری کی سزا ہے جس کا مظاہرہ وہ لبنان کی جنگ میں اب تک کرتا رہا ہے

اگر جنوبی لبنان پر اسرائیل کے پہلے حملے میں وہ یاسر عرفات کے ساتھ مل کر اسرائیل کے خلاف ڈٹ جاتا تو اسرائیل کو سرزمین لبنان میں قدم جمانے کی جرأت نہ ہوتی لیکن اس نے فوراً اسرائیل سے جنگ بندی کا معاہدہ کر لیا اور حملہ آور سے مقابلہ کرنے کی ساری ذمہ داری فلسطینیوں کے اوپر چھوڑ دی۔ یہ حقیقتاً فلسطینیوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کے مترادف تھا۔

فلسطینی نہ جدید ترین اسلحہ سے مسلح تھے اور نہ تعداد کے اعتبار سے اسرائیلی فوج کے برابر تھے پھر بھی وہ آخر تک اسرائیل کا مقابلہ کرتے رہے اور صرف اس وقت بیروت سے نکلنا جب ان کا وہاں سے ناگزیر ہو گیا۔

فلسطینیوں نے ایک بڑی طاقت کے مقابلہ آخر تک کر کے اپنی جرأت و دلیری ثابت کر دی جبکہ شام نے اپنی بزدلی اور ناعاقبت اندیشی کا مظاہرہ کیا جس کی سزا آج نہیں تو کل ملے گی۔

وہ اختلاف بین المسلمین کا مرتکب ہوا ہے اور اس نے فلسطینیوں کے اتحاد کو جو اسرائیل سے قبلۂ اول کو حاصل کرنے کے لئے ضروری تھا۔

اس نے اسلامی قدروں پر ضرب کاری لگائی ہے اور قرآن پاک کی اس آیت کی صریح خلاف ورزی کی ہے جس میں اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑنے اور اختلاف پیدا نہ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

جو لوگ اپنی سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے۔ خدا کا قانون یہ ہے کہ ان پر فہم و بصیرت کی راہیں بند ہو جاتی ہیں۔ خدا ان کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے۔

شام کی حالت بھی آج ایسی ہی نظر آتی ہے۔ شاید شام جیسے ممالک نہیں سمجھتے کہ عرب ممالک کو قدرت نے جس تیل کی دولت سے مالا مال کیا ہے اس پر سامراجی قوتوں کی دانت ہے اگر وہ سیاسی اعتبار سے ممالک کو کمزور کر سکے تو تیل کی دولت خود بخود ان کے قدموں میں چلی جائے گی۔

اسی مقصد کو سامنے رکھ کر مغربی امریکہ اور اس کے زیر اثر ممالک خاص طور سے اسرائیل نے اپنے ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے عرب ممالک کو ان کے اصل تہذیب و تمدن سے ہٹا کر غلط طریق پر ڈالنے کی شرمناک کوشش کی ہے۔ اور وہ یہ کہ خلیج عرب کو قوم کو عدم اتحاد کے اتفاق پر مجبور کر دیا۔ بقول خلیفہ ثانی جناب عمر نے فرمایا تھا کہ بڑی بڑی کامیاب قومیں جب نفاق اور باہمی اختلاف کی شکار ہو جاتی ہیں تو وہ ان کی تباہی اور بربادی کا وقت ہوتا ہے۔

عرب دنیا میں جنگ و جدال، انتشار و فساد، سیاسی، تمدنی برائیاں اور بدامنی ہر طرف اپنا پنجہ جمائے ہوئے ہیں جس کی بنا پر ظالم غیروں نے عرب کا امن و سکون غارت کر رکھا ہے۔ اگر ایسے واقعات سے عرب نے عبرت حاصل نہ کی تو ان کی آنے والی نسلوں کے لئے ہرگز ذلیل نجات نہیں ہو سکتا۔ اور عرب تمدن کی دنیا ہی غوطہ زن رہینگے۔ امن و عافیت و سلامتی خدا کی رسی یعنی شرعی و سنت احکام کی اطاعت اور اتحاد میں عرب ممالک آپسی اختلافات کو ایک قبرستان میں دفن کر کے متحد ہو جائیں اور اپنے اتحاد کی برکت سے ان کے منصوبوں کو ناکام بنا دیں۔

چند عرب کا اتحاد باقی دنیا کے لئے ایک مثال ہونا چاہئے تھا۔

افسوس ہے کہ عرب ممالک آج بکھرے ہوئے ہیں اور ان کی منتشر طاقت ہے جس کی بنا پر ان کی آواز بے اثر ہو کر رہ گئی ہے

عرب لیگ کا جو نظام قائم کیا تھا کہ عرب ممالک کو متحد رکھا جائے وہ اس وقت کالعدم سا نظر آتا ہے۔ اسلامی اتحاد بھی زیادہ مضبوط نہیں

کاش

فیصل مرحوم .... یا ناصر مرحوم

جیسی شخصیت اٹھے۔ اور وہ سب عرب ملکوں کو متحد کرنے میں کامیاب ہو۔ عرب اتحاد سے اسلامی اتحاد بھی متاثر ہو گا۔

اور اس صورت میں بین الاقوامی اداروں پر بھی اثر ڈالا جا سکے گا جس سے نہ صرف اسلامی دنیا کی ترقی اور خوشحالی میں مدد ملیگی

بلکہ

غیر مسلم ممالک رہنے والے انسانوں کو تحفظ حاصل ہو سکے۔

مباحثے میں انبیاء کا طرزِ استدلال

خالد حسین صدیقی۔ مدرس دار الحدیث رحمانیہ دہلی

جس طرح حق اور باطل کبھی یکجا نہیں ہو سکتے اسی طرح اہل حق اور اہل باطل بھی یکجا نہیں ہو سکتے [illegible] مباحثہ اور مناظرہ کوئی نیا فن نہیں ہے۔ ہر دور میں حقیقت کو آشکارا کرنے کے لیے اسی کو [illegible] ذریعہ [illegible] اپنے [illegible] کو درست ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

مباحثہ میں باطل پرست ایسے سوالات [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون سے [illegible]

[illegible]

حضرت [illegible] دونوں کی [illegible] صلاحیت محدود تھی [illegible] علم [illegible] حضرت [illegible] الحدیث [illegible] اور [illegible] حیثیت اختیار کر لی تھی۔

چنانچہ جب موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ تو فرعون نے متعجب ہو کر پوچھا کس خدا کے تم فرستادہ ہو؟

آخر وہ کون ہے جس نے تمہیں اپنا پیغمبر بنا [illegible]

حضرت موسیٰ نے فرمایا الَّذِي أَعْطَىٰ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ [illegible]

[illegible]

الغرض [illegible] معبودوں کا قائل نہیں ہوں [illegible] کو خلقت دینے والا [illegible] رزق [illegible] دینے والا [illegible] أَعْطَىٰ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ [illegible]

[illegible] ان حقیقتوں کو حضرت موسیٰ نے خلقت اور ہدایت سے تعبیر کیا جس پر وجود اور حیات کے تمام کرشمے اپنے اندر سمیٹ لیے۔ اس کے بعد فرعون نے دوسرا سوال کیا اور طرز بیان [illegible] فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَىٰ یعنی اگر حقیقت حال ایسا ہی ہے تو وہ لوگ جو پچھلے عہد میں گزر چکے ہیں ان کے لیے

کیا [illegible] وہ راہ ثواب پر تھے یا گمراہ [illegible] انہیں [illegible] کی خبر بھی دو

یہاں بظاہر فرعون نے [illegible] مناظرانہ صورت پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اگر یہ سوال امام فخر الدین رازی سے کیا جاتا تو [illegible] لیکن حضرت موسیٰ واقف تھے انھوں نے صرف ایک بات کہہ کر [illegible] عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ [illegible] لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَى [illegible]

[illegible]

فرعون کا سوال [illegible] جواب بھی دیا [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس [illegible] انکار کر دیا [illegible]

ذرا دیکھیے! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے [illegible] عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَى [illegible] انسان کی [illegible] فرعون کے سوال سے [illegible] کے جواب کے اندر مضمر ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جواب نے [illegible] اصل عظیم بتلا دی کہ جن گزشتوں کا ہمیں علم نہیں اور جن کے بارے میں [illegible] سند بھی نہیں [illegible] ان کی [illegible]

نہیں پڑنا چاہیے۔ ان کا علم اللہ کے حوالہ کرنا چاہیے اگر اس پر آج عمل ہو جائے تو سب الگ الگ مذاہب کے کتنے ہی گروہی جھگڑے ختم ہو جائیں۔

آج کل مذہب کے نام پر لوگوں نے کتنے ہی جھگڑے پیدا کر رکھے ہیں [illegible] فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَىٰ [illegible] کا ٹھیک ٹھیک اعادہ ہے۔ اب اس سے پہلے فلاں فلاں بزرگ راہ حق پر تھے یا باطل پر؟ فلاں فلاں انسان [illegible] نیک تھا یا بد؟ فلاں بزرگ کا رتبہ خدا کے نزدیک زیادہ ہے یا فلاں کا؟ [illegible] افضل کون ہے زید یا عمرو؟ ولایت اور [illegible] افضل کون [illegible] انسان کی نجات کے لیے صرف [illegible] فیصلے کا [illegible] کیا تھا [illegible] خدا کے دفتر [illegible] فلاں فلاں [illegible] ہے۔

آج کل امت مسلمہ اسی مرض کا شکار ہے [illegible] مسلمانوں کے ایک گروہ نے دوسرے گروہ [illegible] شیخ عبد القادر جیلانی [illegible] سب سے بڑے ولی ہیں۔

ہندوستان [illegible] شیعہ سنی [illegible] بریلوی [illegible] دیوبندی [illegible] ہیں۔ ایک گروہ دوسرے گروہ کے علماء کو کافر و مشرک [illegible] تو دوسرا گروہ اس گروہ کو۔

فقہ کے مذاہب جب مدون ہو گئے اور تقلید شخصی کا التزام [illegible] تو سوال پیدا ہوا کہ ان چاروں اماموں میں کون افضل ہے ابو حنیفہ یا امام شافعی، امام مالک یا امام حنبل اب بحث شروع [illegible] اور بحث نے جگ[illegible]

جنگ و جدل کی صورت اختیار کی تو پہلے محمد رکن خاں کو سب سے پہلے سلطان کے ممالک پر جھپٹنے کی ترغیب ہوئی۔ خراسان بنو عباس کے اسی جھگڑے سے ملی تھی۔ جنہوں نے شافعیوں کی ضد میں آکر ہلاکو خاں کو بلا بھیجا۔ اور حنفیوں کی دعوت دے کر شہر کے پھاٹک کھول دیئے۔ اور جب تاتاریوں کی تلواریں چل گئیں تو اس نے نہ شافعی کو چھوڑا نہ حنفی کو اور سب کے سب صاف ہو گئے۔ تباہ برباد ہو گئے ملک تخت و تاراج ہو گیا اور فیہ تعالیٰ الدیار وکان وعد اللہ مفعولا کا اعادہ ہو گیا۔

آجکل شیعہ سنی کے اختلافات نے ... لڑو لڑو ہی میں بلکہ مختلف احزاب میں متفرق کر دیا۔ ... ان تمام اختلافات کا حاصل کیا ہے؟ ... الاولیٰ ... ... (الکہف)۔ لا یضل ربی ولا ینسی۔

حقیقت یہ ہے کہ اس طرح تمام اقوال میں ... کام کیا کرتی ہے اور طریق ... یہ ہے کہ ... کی کتاب ... سارے جھگڑے ... اور ... ان کا ... نہیں قرآن اور ... صاحب قرآن نے ... امور کی خبر دی ہے جن کا علم ہمیں حاصل ہو گیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ان باتوں کو اسی طرح یقین کریں جس طرح بتلائی گئی ہیں۔ ... اس سے زیادہ جو سوال بھی ... ہمارا جواب یہی ہونا چاہئے علمہا عند ربی فی کتاب ... خدا نے اپنے دفتر کی ... ہمارے پاس نہیں بھیجی ... لوگوں کو ... شقاوت اور سعادت ... کے فیصلے کی ... عنایت فرمائی ہے جس ... معلوم نہیں حقیقت حال کیا ہے؟ البتہ ... سے معاملہ ... کے ہاتھ میں ہے جو کہ لا یضل ولا ینسی نہ تو غلطی کر سکتا ہے نہ بھول چوک میں پڑ سکتا ہے۔ بس ہمیں دوسروں کی فکر میں گھلنے کی ضرورت نہیں ... خبر لیں اور ان کا معاملہ ان کے خدا پر چھوڑ دیں۔

بالکل یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس مباحثہ کو سامنے رکھئے جس میں نمرود سے کہا ربی الذی یحیی ویمیت، میرا رب وہ ہے جو زندگی اور موت دیتا ہے، جواب میں نمرود نے فوراً ہی قید خانہ کے دو قیدیوں میں سے ایک کو قتل کر کے اور دوسرے کو آزاد کر کے کہہ دیا انا احیی وامیت میں بھی زندگی اور موت دیتا ہوں۔

لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ خوب سمجھ سکتے تھے کہ نمرود کا جواب غلط ہے اور یہ تو جیسا انہوں نے ... جانتا تھا کہ میرا یہ عمل ... ابراہیم کے سوال کا جواب نہیں ہے؟ یقیناً جانتا تھا لیکن اصل حقیقت پر پردہ ڈالنے کے لئے وہ مسئلہ کو الجھانا چاہتا تھا۔

آجکل کے مناظر ہوتے تو ابراہیم کے جواب کے الفاظ میں فلسفیانہ اور منطقی طرز اور اسی طرح کے استدلال کے پلندے کھول دیتے۔ اور کتابوں اور دلائل کے انبار لگا کر ... میں مصروف ہو جاتے اور اس کو غلط ثابت کرنے ہی میں الجھ کر رہ جاتے۔ حضرت ابراہیم نمرود کی مکر ... کو تاڑ گئے اور اس کے علمی دعوے کو نظر انداز کر کے فوراً دوسرا طمانچہ رسید کر دیا۔ ان اللہ یاتی بالشمس من المشرق فات بہا من المغرب، انجام کار کیا ہوا فبہت الذی کفر، نمرود ہکا بکا رہ گیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دانشمندی سے بازی جیت لی۔

دار السنۃ گینٹری بازار کے

اغراض و مقاصد

○ قرآن مجید اور حدیث کی تعلیمات کو ملکی زبان میں پیش کرنا اور مسلک اہلحدیث کی ترویج و اشاعت کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا۔

○ عقیدۂ سلف و صالحین کو اساسی حیثیت دینا اور جدید افکار و نظریات کی تردید کرنا

○ اسلاف کرام بالخصوص شیخ الاسلام ابن تیمیہ علامہ ابن القیم، امام محمد بن عبد الوہاب، شاہ اسمٰعیل شہید اور مولانا ثناء اللہ امرتسری وغیرہ کی تالیفات کے تراجم و تشریحات ... اشاعت کا بندوبست کرنا

○ بدعات و خرافات کے استیصال کے لئے ایسے لٹریچر کی اشاعت کا انتظام کرنا جو مسلک اہلحدیث کی فکری اساس پر ... تعلیمات کا آئینہ دار ہو۔

یہ ہیں ہمارے دار السنۃ کے اغراض و مقاصد جنکی تکمیل کے لئے ہم ... کوشاں ہیں۔ شکر اللہ ہے کہ ابتک اس نو خیز ادارہ نے مولانا ... صاحب کی مقبول عام کتاب "ارکان اسلام" اور "خطبات اسلام" جلد اول کو دوبارہ شائع کرنے کی سعادت حاصل ہے جنہیں ملک کے طول و عرض میں مفت تقسیم کیا گیا ہے خطبات اسلام جلد دوم کی طباعت کی ابتدائی تیاری مکمل ہو چکی ہے یہ ضخیم کتاب ... کے آخری آخری ہفتہ تک منظر عام پر آجائیگی ان شاء اللہ

اللہ کرے ادارہ اپنے مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے کامیاب ہو اور اس کے ... بلند ہو سکیں ...

نوٹ خطبات اسلام جلد اول ختم ہو چکی ہے اب کوئی صاحب ... ... نہ ... براہ ... کے لئے ... اور ... فرمائیں۔

مولوی عبد الوہاب خان ... دار السنہ ... گینٹری بازار ضلع ...

محامد ہیں تیرے بیکراں

نتیجۂ فکر ... عالیہ ... کی ...

یہ زمین و زماں یہ مکین و مکاں ... آفتاب و قمر انجم و کہکشاں
بحر و بر ... ...
تیری تعریف میں سب ہی کھولے زباں
اللہ اللہ محامد ترے بیکراں

تجھ پہ شیدا ہیں ... تیری خدمت ہے مست بادِ صبا
پتے پتے بتاتے ہیں تیرا پتہ ... غنچے غنچے کے لب پر ہے تیری ثنا
تیری تعریف میں سب ہیں کھولے زباں
اللہ اللہ محامد ترے بیکراں

آب و گل کو دیا تو نے شکل حسین ... تجھ سے رونق ہے نور کی جبین سے
دلف ... ... تو ہے تو ہے احسن الخالقین
تیری تعریف میں سب ہیں کھولے زباں
اللہ اللہ محامد ترے بیکراں

کوئی ... نہیں ... ... تیری قدرت ہے ہر سمت جلوہ نما
تیری رحمت سے ... ... تیرے لطف و کرم کی نہیں انتہا
تیری تعریف میں سب ہیں کھولے زباں
اللہ اللہ محامد ترے بیکراں

تیری عظمت کے آگے ہے خم آسماں ... تیرے جلووں سے روشن ہے سارا جہاں
سارے عالم کا تو ... ... تیری رحمت ... ...
تیری تعریف میں سب ہیں کھولے زباں
اللہ اللہ محامد ترے بیکراں

کتاب و سنت کی ترویج و اشاعت میں مدد کیجئے

اللہ آپ کی مدد کرے ... اللہ آپ کی مدد فرمائے

اپیل

مسجد ... ... سبزی منڈی مراد آباد ... حاصل تھی اور ... تمام ... حامی سنت ... ... حافظ عزیز الدین صاحب مرحوم نے مسلک اہلحدیث کی ... ... اور ... ایک ... اور تقریری مقابلے ... چنانچہ ... پہلے ... کا مقدمہ ... اور ... جگہ تھی یہ واقعہ ... میں ہوا تھا اور ... مولانا عبد الکریم صاحب ... ... مقدمہ ... عدالت میں پیش کیا ... ... مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم ... مولانا ... ... گر آج ... ... ہے ... ... کے لئے ایک ... ... سے گزارش ہے ... سعادت ... ... الغرض ... ...

ترسیل زر کا پتہ حبیب الرحمٰن انصاری ... باڑہ دری چوک مراد آباد یو پی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت امیر معاویہؓ ایک صحابیٔ رسول

منیر الدین ساقی مدھوبنی، متعلم جامعہ عالیہ عربیہ مئو

حضرت امیر معاویہؓ کی ذات گرامی
پہلی صدی ہجری ہی سے موضوع
بحث بنی ہوئی ہے۔ ایک گروہ ایسا
[illegible]

[illegible] (ترمذی)

ان دنوں کچھ لوگ [illegible] حضرت امیر معاویہؓ جیسے [illegible] صحابی [illegible] کے خلاف [illegible] اور [illegible] کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں جنہوں نے [illegible] فریب کاریوں سے عوام کے ذہن کو متاثر کرنے کی [illegible] صحابی کرامؓ کی جانب [illegible] طبقاتی نظام کو پھر سے برقرار کیا، مطلق العنان استبدادی حکومت قائم کر دی، [illegible] اور [illegible] حضرت علیؓ [illegible] پر تسلط کر کے صالح وقت اور صاحب فضیلت لوگوں کے ہاتھوں سے حکومت اور اقتدار چھین لیا۔ (بہار انقلاب [illegible] پبلیکیشنز لاہور) ایک صحابی رسول اور کاتب وحی پر سارے الزامات اور بہتان تراشی صرف تشیع کی وجہ سے ہے۔ کسی صحابی کے متعلق [illegible] کی باتیں [illegible] ہے [illegible] صحابہ کرام کی محبت ایمانی، کفر، فسق اور عصیان سے نفرت [illegible] اللہ تعالیٰ نے واضح طور سے فرمایا ہے۔ ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولئک ہم الراشدون۔

(اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دی اور تمہارے دلوں کو ایمان سے مزین کر دیا اور کفر اور فسق اور عصیان کو تمہارے لئے ناپسندیدہ بنا دیا، یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ (الحجرات)

صحابہ کرام کی عظمت، فضائل خصوصاً حضرت امیر معاویہؓ کے محاسن اخلاق وغیرہ کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بھی منقول ہے [illegible] روایت ہے کہ حضرت معاویہؓ نبی کریمؐ کے صحابی و کاتب وحی، ساتھ ساتھ آپ کے نسبتی بھائی بھی تھے اور [illegible] ایمان لائے اور فتح مکہ کے موقع پر ایمان کو ظاہر کیا۔ ایک موقع پر نبی کریمؐ نے فرمایا:

من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ۔

(ترمذی جلد ۲، ابن ماجہ، ابوداؤد جلد ۲)

جو شخص میرے بعد زندہ رہا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا۔ ایسی صورت میں تم پر لازم ہے کہ تم میری اور خلفاء راشدین کی سنت کو جو ہدایت یافتہ ہیں مضبوطی سے پکڑے رہنا اور اپنے داڑھوں اور کچلیوں سے مضبوطی سے پکڑ لینا یعنی کتاب و سنت اور خلفاء راشدین کی سنت پر مضبوطی سے عمل پیرا رہنا اور تم نئی نئی چیزوں سے بچنا کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ اس روایت میں جملہ صحابہ کرام کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے راشدین اور مہدیین کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے، اور دوسری آیت قرآنی نے اولئک ہم الراشدون فرمایا ہے، ان میں امیر معاویہؓ بھی شامل ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق نبی کریمؐ کا ارشاد گرامی ہے اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا واھد بہ۔ اے اللہ امیر معاویہ کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے اور ان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے۔ (ترمذی جلد دوم، تاریخ بغداد جلد [illegible])

ایک دوسری روایت میں ان الفاظ کے ساتھ منقول ہے کہ اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا اور ایک تیسری روایت میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ اللھم علمہ الکتاب والحساب وقہ العذاب۔ (الصواعق، البدایہ) اور علامہ ابن کثیر نے یہ دعا بھی نقل کی ہے۔ اللھم علمہ الکتاب ومکن لہ فی البلاد وقہ العذاب۔ (اے اللہ تو معاویہ کو کتاب کا علم سکھا دے اور شہروں میں حکومت عطا فرما اور عذاب سے محفوظ فرما۔) (البدایہ والنہایہ جلد ۸، مجمع الزوائد جلد ۹)

علامہ ذہبی ایک روایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ امیر معاویہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف تھے تھوڑی دیر کے بعد آپ نے معاویہ کو مخاطب کر کے فرمایا اے معاویہ تمہارے جسم کا کون سا حصہ میرے جسم سے ملا ہوا ہے تو معاویہ نے کہا اے اللہ کے رسول میرا پیٹ آپ کے جسم اطہر سے ملا ہے تو آپ نے دعا فرمائی۔ اللھم املاہ من العلم (اے اللہ اس کو علم سے بھر دے) (تاریخ الاسلام ذہبی)

حضرت امیر معاویہؓ کے متعلق یہ چند روایتیں مشتے نمونہ از خروارے کے مصداق ہیں۔ اگر ان کے خلاف کوئی روایت ایسی ہو جس سے امیر معاویہ یا کسی صحابی کے اوپر کوئی حرف آتا ہو تو وہ روایت قابل قبول نہ ہوگی بلکہ اسے رد کر دیا جائے گا یا مناسب تاویل کی جائے گی۔ امام نووی شارح مسلم بیان کرتے ہیں۔

علماء کا قول ہے کہ جن احادیث میں بظاہر کسی صحابی پر حرف آتا ہو اس کی تاویل واجب ہے اور علماء کہتے ہیں کہ صحیح روایات میں کوئی ایسی بات نہیں جس کی تاویل نہ ہو سکے۔ (نووی شرح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۷۵)

علمائے کرام نے اس بات پر خاص توجہ دی ہے کہ کوئی شخص صحابہ کے بارے میں کسی روایت کو کسی کتاب میں دیکھ کر فوراً نہ لے لے جس سے دل میں ان کے خلاف غلط قسم کے خیالات پیدا ہو سکتے کیونکہ صحابہ کی جماعت ایک ایسی جماعت ہے جس کی تربیت حضورؐ نے فرمائی اور انبیاء کے بعد ساری دنیا سے افضل ہے۔ دوسرے اس کی شان میں جو آیات وارد ہیں وہ قطعی ہیں۔ اور جو احادیث صحیح وارد ہیں اگرچہ ظنی ہیں لیکن ان کے اسانید نہایت ہی قوی ہیں شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ نے صحابہ کرام کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں فرمائے ہیں کہ [illegible] کے یہ اقوال تاریخ و سیرت وغیرہ کا سلسلہ مقطوع روایات کا ہے جن میں صحیح اور ضعیف دونوں ہیں جب دونوں ہیں تو صحابہ کرام کے محاسن و فضائل جو کتاب و سنت اور تواتر سے ثابت ہیں ان کا رد ایسی روایات سے قطعاً جائز نہیں ہے جن میں سے بعض منقطع اور محرف ہیں اور بعض ایسی ہیں جن سے معلومات قطعیہ پر جرح و قدح جائز نہیں کیونکہ شک یقین کو زائل نہیں کر سکتا اور یقین کے ساتھ ہم اس حقیقت پر ایمان رکھتے ہیں جو کتاب و سنت اور اجماع سلف سے ثابت ہے اور حقیقت یہ ہے کہ صحابہ کرام انبیاء کے بعد تمام مخلوق سے افضل ہیں اس لئے ان کے بارے میں شکوک اور محرف باتوں سے جرح و قدح جائز نہیں ہے چہ جائے کہ باطل روایات سے۔ (منہاج السنہ جلد ۳)

اور تاریخ اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ صحابیوں کی اچھی خاصی تعداد حضرت علیؓ کے لشکر میں موجود تھی اور وہی لوگ تھے جنہوں نے پہلے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا پھر جنگ جمل میں حضرت طلحہؓ کو شہید کیا چنانچہ علامہ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ جنگ صفین میں جب دونوں لشکر آمنے سامنے تھے تو حضرت علیؓ نے جریر بن عبداللہ البجلی کو قاصد بنا کر حضرت معاویہؓ کے پاس بھیجا کہ فریقین کے درمیان صلح کی کوئی صورت پیدا ہو سکے، الاشتر جو سبائی گروہ کا سرغنہ تھا اس پر اعتراض کیا اور کہا لا تفعل فان ھواہ مع معاویۃ لیکن حضرت علیؓ نے انہیں امیر معاویہ کے پاس بھیج دیا۔ حضرت علیؓ نے لکھا تھا کہ اے معاویہ چونکہ مہاجرین و انصار بیعت کر چکے ہیں لہٰذا تم بھی بیعت کر لو۔ اس خط کو امیر معاویہؓ نے رؤسائے شام اور عمرو بن العاص کو پڑھ کر سنایا اور مشورہ طلب کیا تو انہوں نے جو جواب دیا اسے علامہ ابن کثیر یوں

نکلے جب۔ ان یبایعوا حتی یقتلو قتلہ عثمان اذان یسلموا الیھم قتلہ عثمان۔ ان لوگوں نے اسوقت تک بیعت کرنے سے انکار کردیا کہ جبتک کہ قاتلان عثمان کو قتل نہ کیا جائے یا ان لوگوں کو ان کے سپرد کردیا جائے اس کے بعد حضرت امیر معاویہؓ نے جریر بن عبداللہ کو چند دن ٹھہرائے رکھا تاکہ وہ لوگوں کے جذبات سے بخوبی آشنا ہو جائیں۔ انہوں نے دیکھا کہ لوگ عثمان کی خون میں لتھڑی ہوئی قمیص اور سیدہ نائلہ کی کٹی ہوئی انگلیاں دیکھ دیکھ کر روتے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں کہ جبتک قاتلان عثمان سے قصاص نہیں لے لیں گے اس وقت نہ اپنی بیویوں کے پاس جائیں گے اور نہ اپنے بستر پر سوئیں گے۔ چنانچہ جریر بن عبداللہ نے جو کچھ دیکھا حضرت علیؓ سے آکر بتادیا۔ یہ سنکر مالک الاشتر آگ بگولا ہوگیا۔ (البدایہ والنہایہ، جلد ۷، ابن الاثیر جلد ۳)

ایک روایت ابن کثیر نے نقل کیا کہ ... موقع پر اصحاب رسول کی یہ خواہش تھی کہ کسی طرح مسلمانوں کا یہ باہمی جنگ و جدال ختم ہو جائے درد دل رکھنے والے صحابہ ابو درداء اور ابو امامہ الباہلی۔ حضرت معاویہؓ سے ملے کہا اے معاویہ آپ علیؓ سے کس بنا پر لڑتے ہیں۔ خدا کی قسم وہ آپ سے زیادہ قدیم الاسلام اور اقرب الی الرسول ہیں اور خلافت کے بھی آپ سے زیادہ مستحق ہیں۔ امیر معاویہ نے جواب دیا کہ میں قاتلان عثمان سے قصاص کے لئے لڑ رہا ہوں اور علیؓ نے قاتلان عثمان کو پناہ دے رکھی ہے۔

آپ دونوں حضرت علی کے پاس جائیں اور کہیں کہ وہ قاتلان عثمان سے قصاص لیں پھر میں اہل شام میں پہلا شخص ہوں گا جو آپ سے بیعت کروں گا۔ وہ دونوں حضرات سیدنا علیؓ کے پاس ... امیر معاویہ کا قول بیان کیا تو ایک جماعت باہر آئی اور کہنے لگی نحن قتلنا عثمان ... جس کا جی چاہے جنگ کرے۔ حضرت علیؓ نے دونوں صاحبین سے فرمایا۔ یہی ہیں وہ جن کو آپ دیکھ رہے ہیں۔ اس پر یہ دونوں حضرات مایوس ہو کر واپس ہوئے اور جنگ میں بھی جانبدار رہے۔ طرفین کے بیان سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یعنے صلح کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ اور لڑائی کی نوبت آگئی صرف اور صرف یہ قاتلان عثمان عمرو بن الحمق۔ اور مالک الاشتر سرغنہ سبائی ... شداد کی وجہ سے ہوئی جو اسلام کا لبادہ اوڑھکر مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر ناحق صحابہ کرام کے خون کو ضائع کیا علامہ ابن کثیرؒ آگے لکھتے ہیں۔

رای الناس فینا واللہ واحد وان یصطلحوا مع علی فعلی دمائنا۔ ہم لوگوں کے بارے میں ان کی رائے ایک ہے اور اگر ان میں صلح ہوئی تو ہمارے خون پر ہوگی (البدایہ والنہایہ جلد ۷)

اب حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ یہ شیعان علی اسلام کی آڑ میں پہلی صدی ہجری سے آجتک دشمنان صحابہ اور دشمنان اسلام رہے ہیں۔ اور ہیں اور رہیں گے جبکہ اسکی بنیاد ہی کذب پروری، مکاری، الزام تراشی پر ہوئی ہے تو دوسروں پر الزام لگانا کوئی مشکل نہیں جیسا کہ ناصر ... سبزواری نے تحریر کیا ہے۔ ... کے اعمال موجود ہیں۔ فیصلہ خود کریں۔

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھیں
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

تاریخ تو اس بات کی بھی شہادت دیتی ہے کہ امیر معاویہ نے اپنے دور خلافت میں ایک صحابی رسول مدبر اسلام ہونے کی حیثیت اسلام اور اہل اسلام کی وہ خدمات جلیلہ انجام دی ہیں کہ امت آج تک انکی احسان مند ہے۔ ان کی فتوحات اور نظام عسکری و نظم مملکت و معاشی اور اقتصادی اصلاحات تدبیر و سیاست و شجاعت و کمالات ... و خطابت اور نظام عدل نے امت مسلمہ کو وہ قوت و ہمت بخشی تھی کہ اس کے بازو قوی اس کی ہمت و حوصلے بلند اور مضبوط تھے اس میں سمندر کا سا تموج، طوفان کی شدت، بہاروں کی سی رنگینی پھولوں کی سی مہک اور شبنم کی سی نمی پیدا ہوگئی وہ جدھر بڑھی فتح و کامرانی نے اسکے قدم چومے۔ تخت و تاج اسکے لینے کے لئے بیتاب ہو ہو کر دوڑے اس نے دنیا کی طنابوں کو کھینچا۔

اور اسکے حوصلے بلند ہوئے کہ سمندر کی وسعتوں کو سمیٹتی ہوئی ایک طرف قسطنطنیہ کے دروازوں تک تو دوسری جانب براعظم افریقہ کو چھلانگ لگا کر اس کے ساحل تک جا پہنچی جو کیرہ روم جیسے بڑے سمندر کے واسطے سے ... اس نے دنیا کے صحراؤں کے سینے چیرے اس کے دریاؤں کا منہ موڑا اور دریاؤں کو اپنے پاؤں تلے روندا میدانوں پر چھائی اور وہاں کی کھوکھلی تہذیب کے کھنڈروں کو مسمار کرکے اپنی زرین تہذیب کے جھنڈے گاڑے جو نبی کریم ﷺ سے وراثت میں حاصل کئے تھے۔ سیدنا معاویہ کے اسی علو مرتبت اور عظمت و شان کی وجہ سے متقدمین اہل سنت کا عقیدہ یہ تھا کہ جو شخص سیدنا علیؓ کے حق پر اور امیر معاویہ کے خطا پر ہونے کا اعتقاد رکھتا ہے وہ شیعہ ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں متقدمین کے عرف میں سب عثمان پر علی کی افضلیت ... اور جنگوں میں سیدنا علی کے حق پر ہونے اور معاویہؓ و دیگر صحابہ کرام کے خطا کار ہونے کا اعتقاد تشیع کہلاتا تھا۔ باوجود کہ وہ شیخین کو افضل و مقدم سمجھے (تہذیب التہذیب)

امام المحدثین ابو زرعہ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم کسی صحابی کی تنقیص کرتے دیکھو تو یہ سمجھ لو کہ وہ زندیق ہے اور یہ اس لئے کہ رسول اللہ برحق ہیں قرآن برحق ہے اور جو ان کے ذریعہ پہنچا وہ بھی حق ہے اور یہ قرآن و سنت صحابہ ہی نے ہم تک پہنچایا ہے جو لوگ صحابہ پر معترض ہوتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے گواہوں کو مجروح کردیں تاکہ وہ اسطرح کتاب و سنت کو مجروح کرسکیں ایسے لوگ خود قابل جرح اور وہ زندیق ہیں۔ (الکفایہ صفحہ ۴۹)

مسلمان

ہر گلی کوچے میں اب تیری ہی رسوائی ہے
جابجا تیرے ہی مرنے کی خبر آئی ہے
تیرا دعوائے محبت ہے سراسر باطل
حق تو یہ ہے کہ تو طاغوت کا شیدائی ہے

ایک اور اضافہ!

کیف بھوپالی صاحب اردو شاعری کے ایک غزل خوان شاعر ہیں قرآن مجید کا ۲۸ پارے تک منظوم ترجمہ کرچکے ہیں جسکا نام مفہوم القرآن ہے۔ اسکے ایک ایک پارے کی طباعت کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ مگر پہلے بطور نمونہ صرف سورۂ رحمٰن چھپکر تیار ہے۔ پڑھ لینے کے بعد آپ یقیناً محظوظ ہونگے اور مزید پاروں کے دیکھنے کے لئے بیتابی بڑھے گی۔ ان شاء اللہ۔

ہدیہ صرف۔ ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصول ڈاک۔

دار القرآن

پریو نرائن پور۔ ضلع الہ آباد۔ یو۔پی۔

نمبر ۲۲۹/۱۳

ھدیٰ اور ھویٰ کے دوراہے پر انسان کا امتحان

سالک بستوی، صدر مدرس مدرسہ دارالقرآن والحدیث اسلام آباد بیھنی خورد گورکھپور

محترم حضرات! ھدیٰ اور ھویٰ یہی دو راستے ہیں جن پر کھڑا کر کے انسان کا امتحان لیا گیا ہے۔ راہ ہدیٰ پکارتی ہے کہ راہ یہ ہے اس پر چلو مگر ہویٰ چیخنے لگتا ہے اور سو طرح کی رکاوٹیں سامنے آتی ہیں۔ ایک آسمانی آئین ہے اس کے اتباع میں محکومیت کا داغ لگتا ہے۔ اور ہویٰ اپنے ہی نفس کے جذبات ہیں اس کے مان لینے میں حاکمیت کا مزہ آتا ہے اس لئے یہاں کچھ نیک بخت انسان بڑی حماقت یہ کرتا ہے کہ ھدیٰ اور ھویٰ کے درمیان کے درمیان اتفاق و سازگاری کی سعی کرنے لگتا ہے۔ ع

باغباں بھی خوش رہے راضی رہے صیاد بھی

مگر یہ سعی لا حاصل ہے قرآن مجید نے پہلے اعلان کر دیا ہے کہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں ایک سرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ ایک کا منتہیٰ جنت ہے اور دوسری کا دوزخ۔ یہ حقیقت مثل آفتاب عیاں ہے کہ خواہشات و اہوا کا منبع چونکہ خود نفس انسانی ہے اس لئے وہ جسم انسانی میں جان کی طرح رگ و ریشہ میں سرایت کی ہوئی ہوتی ہے اسکا خلاف اتنا ہی مشکل ہوتا ہے جتنا کہ جسم کو جان کا۔ ان میں اسی طرح فطرت جاذبیت ہوتی ہے جیسا کہ لوہے اور مقناطیس میں اور جب کبھی ان پر قرآن و سنت کا ملمع چڑھ جاتا ہے تو اب وہی ہویٰ ایک ھدیٰ کی صورت نظر آنے لگتی ہے اور ھدیٰ اور ھویٰ یکجا ہیں تو اتفاق کے بعد جو اطمینان و انشراح قلب میسر آتا ہے وہ کسی دوسرے مسلم کا لطف سامنے کر دیتا ہے۔ اس حد پر پہنچ کر انسان اپنے اندر رہتا ہوں کو محسوس کر کے پھر تلاش حق کا لفظ سننا بھی اسے گوارہ نہیں ہوتا اسی لئے سورۃ الجاثیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق امتحان ارشاد فرمایا گیا بھلا دیکھئے اتباع ہویٰ کی اس گرم بازاری کے زمانہ میں ہم نے آپکو ھدیٰ پر قائم رکھا ہے یہ کتنا بڑا احسان ہے تو اب آپ ان بے عملوں کی ہویٰ کا ساتھ نہ دیں۔ ہویٰ کے ان غیر معمولی اثرات اور برقی تاثیر و تعدیہ کا حال حدیث افتراق کے آخری جملوں میں بدیں الفاظ ذکر کیا گیا ہے

وانہ سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بھم تلک الاھواء کما یتجاری الکلب بصاحبہ لا یبقی منہ عرق ولا مفصل الا دخلہ (ابوداؤد)

ترجمہ: آئندہ میری امت میں کچھ لوگ جن میں اھواء اور خواہشات اس طرح رچی بسی ہونگی جیسا کہ ہڑک کتے کاٹے کے جسم میں کہ کوئی رگ اور کوئی جوڑ اس کا ایسا نہیں رہتا جس میں بیماری گھسی ہوئی نہ ہو۔ یہ بیماری ایسی ہوتی ہے جو ایک ایک جوڑ میں سرایت کر جاتی ہے اسلئے لا علاج ہوتی ہے۔

ان خصوصیات کے بعد اب اگر آپ اہل ہویٰ کے حالات کا موازنہ کریں تو اس تشبیہ میں آپ کو نبوت کا ایک اعجاز نظر آئے گا صبح(?) کا حال بھی یہی ہے کہ جب وہ انسان کی رگ و پے میں سرایت کر جاتی ہے تو پھر وہی انسان کو بشکل ھدیٰ نظر آنے لگتی ہے۔ اس یہاں توبہ کی امید نہیں رہتی۔ توبہ کی توفیق اس وقت ہو سکتی ہے جبکہ قلب کا کوئی گوشہ ہویٰ سے خالی ہو مگر جب رگ رگ میں ہویٰ سرایت کر جائے تو اب توبہ کی توفیق کہاں سے ہو۔ اسی لئے سورۃ جاثیہ میں فرمایا گیا ہے۔

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ (الجاثیہ)

ترجمہ:۔ بھلا دیکھئے تو جس نے اپنی خواہشات کو اپنا خدا اور حاکم ٹھہرا لیا اور علم رکھنے کے باوجود خدا نے اس کو راہ سے بھٹکا دیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی اور آنکھوں پر پردہ ڈال دیا تو اب اسکو خدا کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے کیا تم اس پر غور نہیں کرتے۔

اس آیت میں چند اہم فوائد بتلائے گئے ہیں پہلا یہ کہ جس طرح بے علمی گمراہی کا سبب بنتی ہے اسی طرح کبھی علم بھی گمراہی کا سبب ہو جاتا ہے مگر جو گمراہی علم کی راہ سے آجاتی ہے اس کا مرحلہ بھی انتہائی خطرناک ہوتا ہے۔ یہ گمراہی تاریکی کی گمراہی نہیں بلکہ روشنی کی گمراہی ہوتی ہے جہالت کی نہیں علم کی گمراہی ہوتی ہے اسلئے یہاں اسباب ہدایت سب معطل ہو جاتے ہیں۔ نہ کان کچھ سنتے ہیں اور نہ آنکھیں غور و فکر کرنے کیلئے تیار ہوتی ہیں۔ اور قلب میں جو کھوٹ ہویٰ کی وجہ سے حق بینی اور حق فہمی کی کوئی صلاحیت ہی باقی نہیں رہتی اسلئے یہاں ہدایت و توبہ کی کوئی توقع نہیں رہتی۔ اگر خدا ہی اسباب ظاہرہ سے بالا طریقہ پر ہدایت نصیب فرما دے تو یہ دوسری بات ہے۔ اس کو دوسری آیت میں لفظ طبع ارشاد فرمایا ہے۔

أُولٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ (محمد)

ترجمہ:۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے اور وہ اپنے خواہشات کے پیچھے پڑے۔

سورۃ جاثیہ میں جس بدنصیبی کو لفظ ختم سے تعبیر فرمایا تھا یہاں لفظ طبع سے ارشاد فرمایا گیا ہے دونوں لفظوں کا حاصل وہی محرومی اور شقاوت ہے۔

دوسری بات یہ کہ ہویٰ پرست کو اتباع ہویٰ میں وہ مزہ آتا ہے جو خدا پرست کو عبادت میں۔ کیونکہ جب اس نے اپنی ھویٰ ہی کو اپنا خدا بنا لیا ہے تو پھر اسی کی فرمانبرداری جس کو خدا کی فرمانبرداری نظر آنی چاہیے۔ اس لئے جتنا ایک خدا پرست ھدیٰ کے اتباع کی سعی کرتا ہے اس سے زیادہ ایک ہوا پرست اپنی ھویٰ کے اتباع کے پیچھے رہتا ہے۔ اور حیرت یہ ہے کہ راستہ اس اختلاف کے باوجود دونوں کے خیال میں مقصد بھی ایک ہی ہوتا ہے۔ یعنی خدائے قدوس کی فرمانبرداری۔ اس التباس کے بعد متبع ھویٰ سے توبہ کی توقع ایسی ہے جیسی کہ ایک متبع ھدیٰ سے کفر کی توقع۔ نہ وہ اپنے اسلام کو چھوڑ سکتا ہے نہ یہ اپنی ھویٰ کو۔ اس کا نتیجہ پھر وہی توبہ سے محرومی نکلتا ہے

إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ

صرف گمان اور اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔

أَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ كَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ (محمد)

بھلا وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے کھلے ہوئے راستہ پر ہو ان لوگوں کے برابر ہو سکتا ہے جن کی نظروں میں اپنے اعمال بد مزین ہوں اور وہ اپنی خواہشات کے پیچھے ہوں۔

طلبا، غریب و نادار، یتیم، مقروض اور اپاہج، نابینا، اور دیگر ضرورت مند انسانوں کی مدد کرنی بہت بڑا کار ثواب نیز ذخیرۂ آخرت ہے۔

(مدیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد بن اسماعیل البخاری

ایک تحقیقی مطالعہ

از: نیاز احمد گونڈوی

محمد نام ابو عبداللہ کنیت امام المحدثین اور امیر المؤمنین فی الحدیث لقب، شجرۂ نسب یہ ہے محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ ابن بردزبہ امام بخاری عجمی النسل تھے، امام بخاری کے پردادا مغیرہ نے یمان جعفی حاکم بخارا کے ہاتھ پر شرف اسلام ہوئے اور شہر بخارا کو بود و باش اختیار کی، اس وقت اسلامی دستور تھا کہ جو جس کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتا اس کی طرف منسوب ہوتا جس کو ولاء کہتے ہیں، مغیرہ بھی اسی طرح منسوب ہو کر جعفی کہلانے لگے اور امام بخاری بھی ان کی جانب منسوب کرکے جعفی کہلاتے ہیں، امام بخاری کے والد بزرگوار اور والدہ محترمہ دونوں نہایت بزرگ تھے "خدا رسیدہ تھے" امام بخاری کی آنکھیں صغر سنی میں خراب ہو گئی تھیں بصارت جاتی رہی اطباء علاج سے عاجز آ گئے، امام بخاری کی والدہ نے حضرت ابراہیم کو خواب میں دیکھا کہ وہ فرما رہے ہیں کہ تمہارے رونے اور دعا کرنے سے تمہارے فرزند ارجمند کی آنکھیں خدا نے درست کر دیں وہ کہتی ہیں کہ جس رات کو میں نے خواب دیکھا اسی صبح میرے بیٹے (محمد) کی آنکھیں درست ہو گئیں روشنی پلٹ آئی اور وہ بینا ہو گئے بینائی ملنے کے بعد قوت اس درجہ ہو گئی کہ چاندنی راتوں میں تاریخ کبیر کا مسودہ تحریر کیا۔

بخارا کب فتح ہوا اور اس پر مسلمانوں کا قبضہ کب ہوا، اس میں مختلف اقوال ہیں ایک قول یہ ہے کہ حضرت عثمان کے فرزند ارجمند سعید نے امیر معاویہ کے زمانہ میں فتح کیا۔ سعید ۵۵ھ میں جو امیر معاویہ کی طرف سے خراسان کے حاکم تھے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ مسلم بن حجاج نے ۸۷ھ تا ۹۰ھ میں فتح کیا اور اسی شہر بخارا میں امام المحدثین امیر المؤمنین فی الحدیث سید الفقہاء والمحدثین محمد بن اسماعیل بتاریخ ۱۳ ماہ عید الفطر ۱۹۴ھ بعد نماز جمعہ ماہ عید کی طرح نمودار ہوئے امام صاحب کا بیان ہے کہ میں نے سنہ ولادت اپنے والد محترم کے دست تحریر کردہ پایا

سن رشد تعلیم و تربیت

امام بخاری کے ابتدائی حالات اگرچہ بہت ہی مختصر طریقہ پر معلوم کرنے کے بعد اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ امام بخاری کی تعلیم و تربیت کس انداز کے ساتھ ہوتی ہوگی علامہ قسطلانی رحمہ نے کسی محدث کا یہ جملہ امام بخاری کی تربیت میں نہایت جامع ذکر کیا ہے "نشأ في حجر العلوم حتى ربا وارتضع ثدي الفضل فكان فطامه على اللبا" آپ کے والد بزرگوار اس دار فانی سے اس وقت رحلت فرما گئے جب آپ صغیر السن تھے بچہ ہی تھے اب آپ کی پرورش کی متکفل آپ کی والدہ محترمہ ہوئیں جب آپ نے ہوش سنبھالا تو بذات خود آپ کے قلب میں حفظ حدیث و تحصیل فنون اسلامیہ اور تنقید احادیث کا شوق جاگزیں ہو گیا اور کیوں نہ ہوتا یہ تو والد بزرگوار کی میراث تھی۔ محمد بن ابی حاتم وراق رقم طراز ہیں، سمعت البخاری یقول الہمت حفظ الحدیث وانا فی الکتاب۔ وراق رقم طراز ہیں میں نے امام بخاری سے پوچھا کہ آپ کے قلب میں جس وقت حفظ احادیث کا شوق پیدا ہوا اس وقت آپ کی عمر کیا تھی، فرمایا عشر سنین او اقل، اسی سن سے آپ محدثین کرام کے حلقۂ درس میں شامل ہونے لگے۔

امام بخاری تمام محدثین میں ایک امتیازی شان رکھتے ہیں۔ ایک بار محمد بن سلام بیکندی نے امام بخاری سے کہا کہ میری کتاب دیکھ جاؤ اور جو غلطی اس میں پاؤ اس کی تصحیح کر دو۔ علامہ بیکندی سے بطور تعجب سوال کیا گیا کہ یہ نوجوان کون ہے؟ مطلب یہ تھا کہ آپ شیخ وقت امام فن ہو کر ایک نوجوان لڑکے سے تصحیح کرا رہے ہیں۔ کہ میری کتاب کو اس نے دیکھ کر اس کی غلطیاں نکال دو۔ علامہ موصوف نے جواب میں فرمایا کہ الذی لیس مثلہ، اس کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ علامہ بیکندی فرماتے تھے کہ جب محمد بن اسماعیل میرے حلقۂ درس میں آتے ہیں تو میں متحیر ہو جاتا ہوں اور حدیث بیان کرتے ہوئے خوف معلوم ہوتا ہے کہ مبادا محمد بن اسماعیل کے سامنے غلط نہ کر جاؤں۔

علوم اسلامیہ کی طلب میں امام بخاری کی رحلت کا سفر کیسا ہوتا

رحلت محدثین کی اصطلاح میں وہ سفر ہے جو حدیث یا حدیث کی سند عالی حاصل کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ ایسا کیا ہے امام صاحب کو بیسیوں سفر کی نوبت آئی ہو اور جب کہ فتوحات کی کثرت اور اسلامی مقبوضات کی وسعت سے صحابۂ رسول، تابعین و تبع تابعین دور دراز ملکوں میں پھیل چکے تھے ایسے عالم میں جو شخص تمام احادیث کے جمع کرنے کا اشتیاق رکھتا ہو تو اس کام کے لیے ایسا ہی مضبوط عزم، ایسی ہی عالی ہمتی، وسعت دماغی اور کشادہ دلی کی ضرورت تھی جیسی خدائے لم یزل و لایزال نے عطا کی تھی امام بخاری کو۔ سفر کے آلام و مصائب سے تنگ نہ ہونا، فاقوں پر فاقے کا لاحق ہونا، سواری نہ ہونے کی حالت میں پیادہ سفر کرنا، ناقابل برداشت مشکلات پیش آ جانا، پتوں پر گزاروں کی نوبت پہنچی، ہزاروں مشکلات جھیلنے پر بھی نہ جھجکنا، مصروفیات سفر کو راحت سمجھنا، یہی وہ اوصاف حمیدہ ہیں جنہوں نے امام بخاری کو ائمہ کے طبقہ میں جگہ دی اور نحن الآخرون السابقون کے معنی واشگاف ظاہر کر دیا اور ان کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی رحلت امام بخاری کی ۲۱۰ھ میں ہوگی۔ اور ابتداء سماعت ۲۰۵ھ یا ۲۰۶ھ سے اس قلیل مدت میں امام بخاری نے اپنے ہی وطن میں وہ فضل و کمال حاصل کیا جو بڑے تعجب کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

سولہ برس کی عمر ۲۱۰ھ میں اپنی والدہ کے ساتھ مکہ پہنچے ساتھ میں والدہ و بڑے بھائی احمد بھی تھے بعد فراغت حج دونوں نے وطن کا عزم مصمم کر لیا۔ مگر امام بخاری طلب احادیث کے خاطر ان دونوں سے

مفارقت اختیار کی اور شیوخ مکہ کے درسگاہوں میں حاضری شروع کی۔ اس وقت جو حضرات شہر مکہ میں مرجع خلائق و امام فن سمجھے جاتے تھے ان میں ابو الولید احمد بن الازرقی عبد اللہ بن یزید و اسماعیل بن سالم الصائغ [illegible] خاص امتیاز رکھتے تھے۔

عمر عزیز کے اٹھارویں برس ۲۱۲ھ میں مدینہ منورہ پہونچے۔ اسی سفر مدینہ میں تاریخ کبیر کا مسودہ چاندنی راتوں میں لکھا۔ بالاتفاق ممالک حجاز جس میں مکہ، طائف، جدہ، مدینہ شامل ہیں، میں ان کی مدت اقامت چھ برس بتائی ہے۔ بصرہ، بغداد، خراسان، مرو، شام، بلخ، ھراۃ وغیرہ مقامات کا حصول علم کے لئے رخت سفر باندھا۔

امام بخاری کے اساتذہ کرام

جعفر بن محمد بن خزان کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاری کو فرماتے سنا کہ ایک ہزار سے زائد اساتذہ سے میں نے احادیث تحریر کیں اور بغیر سند کے کوئی حدیث حفظ نہیں کرتا۔ مورخین نے اس طرح ان کی تعداد بتائی ہے جس میں حسب بیان علامہ کرمانی صحیح بخاری میں ۲۸۹ شیوخ ہیں اور پہلا طبقہ علماء تبع تابعین کا ہے۔ چند کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں۔ ابراہیم بن عبد اللہ، مطرف بن عبد اللہ، ابراہیم بن حمزہ ابو ثابت، محمد بن عبید اللہ، عبد العزیز بن عبد اللہ، ابو الولید احمد بن الازرقی، عبد اللہ بن یزید و اسماعیل بن الصائغ، ابو بکر عبد اللہ بن الزبیر، علامہ حمیدی خاص امتیاز کے حامل ہیں۔ لیکن یہ قابل ذکر امر ہے کہ امام بخاری نے صرف ان شیوخ سے حدیث لی ہے جو ایمان کے گھٹنے بڑھنے کے قائل تھے اور اعمال کو جزو ایمان سمجھتے تھے جیسا کہ صحابہ کرام سے لیکر علماء تابعین تک خیال تھا۔

علل حدیث شناخت میں کمال

امام بخاری نے بڑی دستگاہ جس فن میں حاصل کی وہ علل حدیث کی واقفیت ہے۔ امام بخاری نے جو احتیاط جرح رجال میں اختیار کی وہ علمی دنیا کی دیانت، خلوص، تقویٰ پر دلالت کرتی ہے۔ ان کا طریقہ یہ ہے کہ ایسے الفاظ سے جرح کی جائے کہ کوئی شخص اس کا مواخذہ نہ کر سکے۔ چنانچہ ان کی جرح جیسے نظر فیہ، سکتوا عنہ وغیرہ الفاظ کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ جیسے الفاظ سے جرح بہت [illegible] آپ سے ثابت ہوئی ہے سخت [illegible] امام بخاری کی منکر الحدیث ہے۔

اخلاق و عادات اور طرز معاشرت

امام بخاری کو اپنے والد علامہ اسماعیل کے ترکہ سے بڑی دولت ہاتھ لگی تھی۔ علامہ اسماعیل کی تجارت کوئی معمولی تجارت نہ تھی، لیکن جس طرح عام تاجروں کا قاعدہ ہے کہ [illegible] ہوتی ہیں جس سے ایک محتاط آدمی کو پرہیز لازم ہے [illegible] کردہ دولت مشتبہ خیال کی جاتی ہے [illegible] علامہ اسماعیل [illegible] سے پاک رہی [illegible] کی مروت اور [illegible] خدا نے عطا کی تھی۔ ایک مرتبہ ایک مقدار پچیس ہزار درہم [illegible] محمد بن ابی حاتم نے عرض کی کہ قرضدار آگیا ہے اس سے روپیہ وصول کر لیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ مناسب نہیں [illegible] محمد بن ابی حاتم امام بخاری کے کاتب [illegible] کے دور [illegible] کے پاس جاتے تھے [illegible] اس کی خبر کی اور [illegible] کے خوف سے تحریر نہیں کیا جا رہا ہے۔

سنن کی پابندیاں

احادیث کا سلسلہ سند رسولؐ

اکرمؐ سے شروع ہو کر جیسے رسول اللہؐ کے صحابہ جس قدر آپ کے اقوال و افعال کے شیدا تھے ان کا نمونہ قیاس سے باہر ہے۔ رسول اللہؐ کے اصحاب کی صحبت تابعین نے پائی اور اسی رنگ میں رنگ گئے۔ ابو عبد اللہ حاکم اپنی مسلسل سند سے بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری رمضان میں جب لوگ ان کے ساتھ تراویح پڑھتے تھے [illegible] پورے ماہ میں ایک مرتبہ قرآن ختم کرتے تھے۔ اور خود نصف لیل سے سحر تک پڑھتے اور تین روز میں ایک بار ختم کرتے اور پھر صبح سے لیکر افطار کے وقت تک ایک ختم روزانہ کرتے۔ اس حساب سے کل ختم رمضان کے اکتالیس ہوتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ ہر ختم قرآن پر ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ امام بخاری کا یہ معمول تھا کہ پچھلی شب کو تیرہ رکعت پڑھتے ان میں ایک وتر پڑھتے تھے۔ امام بخاری کا قول ہے کہ میں نے جب کوئی بات دنیا کی خدا کے سامنے ذکر کی تو پہلے حمد و ثنا کر لی بعدہ اس کا ذکر کیا۔

سلاطین و امراء کی مخالطت سے دوری

امام بخاری سلاطین و امراء کی مراسلت و مخالطت سے کنارہ کش رہتے تھے۔ ان کی جاہ و شوکت سے اجتناب کرنے کا یہ خیال تھا کہ ان کی صحبت میں [illegible] دین میں استقامت باقی نہیں رہ سکتی۔ امام بخاری کا یہ اپنا اجتہاد نہ تھا بلکہ حدیث نبوی کی تعمیل تھی۔ امام صاحب کے ملفوظات ہیں کہ امراء کی صحبت میں علم کی ذلت ہے اور ان کی خوشامد میں دین کا نقصان۔

خالد بن احمد ذہلی سلطنت طاہریہ کی طرف سے بخارا کا گورنر تھا اس نے امام بخاری کی خدمت میں درخواست ارسال کی کہ [illegible] تشریف لا کر مجھے اور شاہزادوں کو صحیح بخاری و تاریخ کا درس دیں۔ (باقی آئندہ)

مکتبہ ترجمان سے

کتابیں منگانے کا طریقہ

(۱) خط و کتابت کرتے وقت اپنا مکمل پتہ اردو انگریزی یا ہندی میں صاف صاف تحریر فرمائیے۔

(۲) قریبی ریلوے اسٹیشن کا نام لکھنا نہ بھولئے۔

(۳) وی پی کی اطلاع ملتے ہی پوسٹ آفس ڈاکخانہ سے وصول کر لیجئے۔ وی پی پانچ دن سے زیادہ نہیں رک سکتی۔ واپسی کی صورت میں آپ کو [illegible] ڈاک محصول کا نقصان ہوگا۔

(۴) پانچ کلو تک پیکٹ پارسل ڈاک سے اور زیادہ وزن کے ریلوے سے طلب فرمائیں۔ اگر ٹرانسپورٹ سے منگوانا چاہیں تو اس کی وضاحت تحریر کریں۔ مطبوعہ کتابوں پر ریلوے نصف کرایہ لگتا ہے۔ ڈاک خرچ پیکنگ خریدار کے ذمہ ہوگا۔

(۵) آرڈر دیتے وقت کتابوں کی جو قیمت ہوگی وہ لگائی جائے گی۔ اس لئے درج ذیل قیمتوں پر اعتبار کیا جائے۔

(۶) رسل و ترسیل کے متعلق اگر آپ کو شکایت ہے تو بل نمبر کے حوالے سے مطلع کیجئے۔ الحمد [illegible] کی جائے گی۔ مگر فروخت شدہ کتب واپس نہ ہوں گی۔

(۷) آرڈر وصول ہوتے وقت جو کتابیں موجود ہونگی انکے علاوہ دیگر کتابوں کی روانگی سے معذور ہوں گے۔

(۸) جو حضرات ڈرافٹ بینک سے طلب کریں تو بینک کا پورا پتہ لکھیں۔ ڈرافٹ [illegible] ۲۱۵۰۷ [illegible] صدر بازار دہلی روانہ کرنے چاہیے۔

منیجر مکتبہ ترجمان دہلی

تین باتیں

(۱) ان تینوں کی اطاعت کریں
خدا، رسول ۔ اور باشرع حاکم
(۲) ان تینوں کا احترام کریں
والدین، علماء اور استاد
(۳) ان تینوں سے پرہیز کریں
شرک، بدعت اور نفاق
(۴) ان تینوں کی خاطر لڑیں
دین، ملک، اور عزت
(۵) ان تینوں کو پاک رکھیں
جسم، لباس اور روح
(۶) ان تینوں کو قابو میں رکھیں
نفس، شیطان اور بیوی
(۷) ان تینوں میں احتیاط کریں
زیادہ کھانا، زیادہ سونا، زیادہ بولنا
(۸) ان تینوں کے لئے ہر وقت تیار رہیں
موت، جہاد اور مظلوم کی مدد
(۹) ان تینوں میں دیر نہ کریں
نماز جنازہ کی تدفین، بالغ عورت کا نکاح
(۱۰) ان تینوں کو جائز استعمال کریں
نگاہ، زبان اور ہاتھ
(۱۱) ان تینوں کو ٹھیک رکھیں
بول، تول اور قول
(۱۲) ان تینوں میں خود کو مشغول رکھیں
تلاوت قرآن، ذکر و عبادت، خدمت خلق

زخموں کی چمن بندی

جناب خالد حسین صدیقی

مصائب نے کیا ہے، گر شبِ دیجور کو پیدا
جلاؤ شمعِ دل اس سے کرو نورِ سحر پیدا
نشانِ راہِ منزل، خود قدم چومیں گے بڑھ بڑھ کر
مگر یہ شرط ہے، پہلے کرو ذوقِ طلب پیدا
اگر تیروں نے کی ہے دل میں زخموں کی چمن بندی
نگاہیں ان پہ رکھو اور کرو تم فصلِ گل پیدا
رہِ الفت میں تو ظالم سدا کانٹے بچھائیں گے
کرو تم اپنے اندر جذبۂ صبر و رضا پیدا
کوئی فرعون پیدا ہو تو موسیٰ بن مقابل میں
"عصا ہو ہاتھ میں اور آستیں میں ہو یدِ بیضا"
تلاطم خیز موجوں سے ہراساں ہو نہ اے خالد
کرو تم ان ہی موجوں میں، لبِ ساحل کو خود پیدا

پُر زور اپیل

بحمد اللہ دار الحدیث رحمانیہ - کے تعلیمی اجراء کے بعد سے تعلیمی سلسلہ جاری ہے اور تعلیم و تربیت پر پانچ ہزار روپے ماہانہ کا خرچ ہے۔ موجودہ دور میں جبکہ تحریک سرد مہری کا شکار ہے ادارہ نے پرچم قرآن و سنت کو دوبارہ اپنے دستِ ناتواں سے بلند رکھنے اور دینِ مبین کی ترویج و تبلیغ کا عزم بالجزم کر رکھا ہے۔ ہم اپنے ہم مسلکوں نیز بہی خواہوں سے پر خلوص گذارش کرتے ہیں کہ تعمیر و تکمیل کے سلسلہ میں اپنے گراں قدر عطیات سے نوازیں

ترسیل زر کا پتہ: ڈاکٹر محمد یوسف صاحب شیراب والے ناظم مرکزی جمعیۃ
۲۲۴۳ حویلی حسام الدین حیدر پنجابی پھاٹک، بلیماران دہلی ملا

سانحۂ ارتحال

علماء شبیر علی گڈھ کی قائم کردہ مجلس نیو ایجوکیشنل سوسائٹی (N.E.S) کے صدر اور دار الانصار پبلک اسکول انگلش میڈیم اور تعلیم بالغان کے مراکز کے میجنگ ڈائرکٹر جناب محمد منیر محسن اسماعیل صاحب ایڈوکیٹ کے والد محترم مولوی محمد عزیز ... ۷۰ سال کی عمر میں اچانک دل کا دورہ پڑنے پر بتاریخ ۱۸ دسمبر سنہ ... بروز جمعہ بوقت مغرب اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔

مرحوم بہت ہی نیک صفت اور قابل رشک شخصیت تھے۔ دعا ہے کہ اللہ پاک مرحوم کی خطاؤں کو معاف فرما کر کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز قارئین حضرات سے اپیل ہے کہ نماز جنازہ غائبانہ ادا فرمائیں۔

عرفان اللہ
سکریٹری ادارہ دار الحدیث پھول چوراہہ علی گڈھ

ضروری اعلان

میں ہندوستان کی تاریخ کو از سر نو مرتب کرنا چاہتا ہوں کیونکہ سابقہ مورخوں نے مسلم حکمرانوں سے امتیازی سلوک کیا ہے لہذا میں اس نابرابری کو ختم کرنے کو شاں ہوں مجھے تاریخ کے قدیم اوراق کی ضرورت ہے جن حضرات کے پاس کسی بھی قسم کے تاریخ سے متعلق معلومات ہوں وہ حضرات حسب ذیل پتہ پر ارسال کریں

ایم ایس سرتاج صاحب معرفت
پوسٹ بکس ۳۰۶ دہلی ۶

انتباہ!

مضمون نگار حضرات سے گزارش ہے کہ وہ مضامین صرف ورق کے ایک صفحہ پر لکھیں۔ اور درمیان میں ایک سطر ضرور چھوڑ دیں۔

مضامین مختصر اور جامع ہوں تا بہت سے اچھے مضامین سخت بد خط اور گنجلک ہونے کی وجہ سے شائع ہونے سے رہ جاتے ہیں (ادارہ)

Q (D) 712

FORTNIGHTLY TARJUMAN

317, PRESS STREET, SADAR BAZAR, DELHI-110006

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی مطبوعات

وحدت دین اسلامی مکمل سیٹ	۸۵/-	تاریخ اہلحدیث	۳/۵۰	قانون الٰہی یا انسانی	۲/۵۵
صحیح بخاری "	۲۹۵/-	زلزلۂ قیامت	۲/۵۰	قرآن اور دعوت انقلاب	۲/۵۰
تاریخ اسلام "	۱۰/-			چالیس حدیث امام نووی انگریزی اردو	
ترجمان القرآن مکمل سیٹ	۱۲۵/-	**مولوی وحید الدین کے قلم سے**		قرآنی اخلاق	۲/۷۵
آئینہ	۸۰/-	دین کیا ہے	۳/-	اقبال اور سوشلزم	۶/-
اسلامی وظائف	۵/۵۰	تعمیر ملت	۳/۵۰	مولانا مودودی پر ایسی کیوں؟	۲/۵۰
تیسیر القرآن	۸۰/-	ظہور الاسلام	۱۳/-	رہنما کتاب حافظ محمد زکی	۵/-
پارہ عم	۴۵/-	تاریخ کا سبق	۲/-	حضرت عائشہ کی شادی اور	۱/۷۵
قاعدہ بغدادی	۲۰/-	مذہب اور سائنس	۴/۵۰	انسانیت کی تعلیم اور اسلام	۱/-
شہدائے احمد	۵/۵۰	تعارف اسلام	۲/۵۰	رسول اللہ کی نماز	۴/-
رہبر کامل	۵/-	تجدید دین	۲/۵۰	مثالی معاشرہ	۱۱/۵۰
تجہیز نماز محمدی نماز	۲/-	الاسلام	۱۲/۵۰	سیرت نبوی علامہ قاضی سلیمان	۲/۵۰
کتاب الجنائز	۵/۵۰	مذہب اور جدید چیلنج	۱۵/-	**مولانا آزاد کی تصانیف**	
فتاویٰ علماء اہلحدیث اول	۹/۵۰	اسلام دین فطرت	۳/۵۰	مضامین الہلال	۶/-
" دوم	۱۸/-	———		تبرکات آزاد	۲/۵۰
قرآن فہمی اول	۶/۵۰	ملفوظات	۱/۷۵	قول فیصل	۱/۵۰
انسان اپنے آپ کو پہچان	۱/۵۰	" دوم	۲/-	انسانیت موت کے دروازے پر	۶/-
اسلامی نظام حکومت کے بنیادی اجزاء	۲/-	" سوم	۲/۵۰	کاروان خیال	۶/۵۰
درجات [illegible]	۱/۵۰	ہندی [illegible]	۱/-	علم اور عالم	۱۲/۷۵
دستور [illegible] مجلد	۵/۰۰	حسن بصری	۱/-	علمیات اسلام	۲/۵۰
[illegible]	۱/-	ایمان اور مادیات	۳/-	فسادات کا مسئلہ	۲/۵۰
اصول التفسیر ابن تیمیہ	۵/-	حب رسول کے مظاہر	۱/۵۰	اسلامی دعوت	۲/۵۰
قاعدہ تعلیم اسلام اول	۱/۲۰	دینی تحریکوں میں [illegible]	۵/۵۰	قرآن کا مطلوب انسان	۵/۵۰
" دوم	۲/-	شمالی پاکٹ بک	۱/۵۰	مسلک [illegible] عبدالوہاب	
" سوم	۲/-	اسلام اور اہلحدیث شیخ الاسلام		سیرت رسول " "	
" چہارم	۳/۲۵	امرتسری مرحوم	۱/۵۰	واحد طریق عمل	۱/۵۰
" پنجم	۵/-	مروجہ ایصال ثواب	۲/-	العلم والعلماء	۲/۵۰
اسلامی کہانیاں اول	۱/۵۰	کلمہ طیبہ [illegible]	۱/۷۵	صلوٰۃ الرسول	۱۵/-
" دوم	۲/-	شرک کیا ہے ابن تیمیہ	۲/۵۰	تنقید و تقلید	۲/۵۰
" سوم	۱/۵۰	اسلامی عقیدہ	۲/-	انکار حدیث	۵/-
آسان حساب اول	۱/۵۰	توحید کیا ہے؟		حق و باطل	۳/-
" دوم	۲/-	مسنون دعائیں	۱/۵۰	تصوف کی حقیقت	۲/-
" سوم	۱/۵۰	کردار کا جادو شاہ [illegible]	۱/۵۰	صیانۃ الحدیث	۱/۵۰

[illegible]	۱/-
[illegible]	۲
[illegible] جلد اول	۳/-
گل کدہ	۳/۵۰
الوصیت الصغریٰ	۱/-
[illegible]	۳/-
اسلام میں [illegible]	۲/-
جماعت اسلامی [illegible]	۲/-
عاشورہ	۱/-
حج مسنون	۲/-
[illegible]	۱/-
التوحید	۳/-
پانچ مقالے	۵/-
ایمان	۲/-
حزب الاعظم	۶/-
اسلام میں عورت کا درجہ	۲/-
تاریخ ادب عربی	۱۰/-
[illegible] اسلام	۳/۵۰
عقائد باطلہ کی تردید	۵/-
[illegible]	۲/-
بستان العارفین	۲/-
[illegible]	۱۰/-
[illegible] محمدی	۷۵
تحفہ محمدی	۱/-
شعبان محمدی	۱/-
تردید محمدی	۱/-
برکات محمدی	۱/۷۵
درۂ محمدی	۱/۷۵
مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	
[illegible] عبدالحق تک	۱۵/-
[illegible]	۱۵/-
سفرنامہ حجاز	۵/-
شرح اسماء الحسنیٰ	۶/-

آرڈر دیتے وقت کچھ رقم بطور پیشگی ضرور روانہ کیجئے ورنہ تعمیل آرڈر نہ ہو سکیگا۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ ترجمان پوسٹ بکس ۱۳۰۶ دہلی

[illegible] پرنٹر پبلشر نے خواجہ پریس جامع مسجد دہلی میں چھپوا کر دفتر ترجمان ۳۱۷ پریس اسٹریٹ صدر بازار دہلی سے شائع کیا